تمباکو نوشی قسط نمبرا

شریعت و فطرت، صحافت و حکومت اور طب و حکمت کی نظر میں

تحریر: محمد منیر قمر سیالکوٹی
ترجمان شریعت کورٹ الخبر۔ سعودی عرب

شراب نوشی، مخدرات و مفترات اور نشہ آور اشیاء کے بعد تمباکو نوشی کی باری آتی ہے وہ حقے کی چلم میں بھر کر پیا جاتا ہو یا پان کے پتے میں لپیٹ کر، سگریٹ و بیڑی کی شکل میں استعمال ہوتا ہو یا نسوار کی صورت میں کھایا جاتا ہو۔ یہ سب تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کی مختلف شکلیں ہیں اور شہر ہوں یا دیہات، ہر جگہ کسی نہ کسی رنگ میں خوب عروج پر ہے اور اسے بڑے لاابالی پن سے لیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی بری چیز ہی نہ ہو للذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکے بارے میں کچھ تفصیل ذکر کر دی جائے۔

(یہ مضمون دراصل ہماری چند ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں ہمارے دوست مولانا غلام مصطفیٰ فاروق صاحب نے تحریری شکل دے دی ہے۔ (جزاہ اللہ خیرا)

تاریخ ابتداء: حکومت قطر کے شرعی کورٹس کے چیف جسٹس علامہ احمد بن حجر آل بوطامی کی تحقیق کے مطابق یہ تمباکو (۱۰۰۰ھ) کے بعد کی پیداوار ہے۔ (الخمر و سائر المسکرات صفحہ ۱۵۵) اور سعودی عرب سپریم کورٹ کے قاضی شیخ علی بن قاسم الفیفی (مکہ المکرمہ) نے تمباکو کو (۱۰۲۰ھ) کی پیداوار قرار دیا ہے۔ (الجوار المسین عن اضرار التدخین صفحہ ۲۳ طبع اول) جبکہ کویت سے شائع ہونے والی ایک کتاب "التدخین فی ضوء العلم" یعنی "علم جدید کی روشنی میں تمباکو" کے سعودی مصنف پروفیسر شیخ ابراہیم بن محمد الضبیعی نے اس سلسلہ میں بڑی عمدہ بات کہی ہے کہ تمباکو نوشی کی تاریخ معلوم کرنا اور یہ جاننا کہ اس کا پودا سب سے پہلے کب اور کہاں بویا گیا؟ اور اس کے مادے کا انکشاف کب ہوا؟ یہ معلومات ہمارے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ اصل

اہمیت اس بات کی ہے کہ تمباکو نوشی کے نتائج کیا ہیں؟ اور اس کی شرعی و عقلی حیثیت کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں اس سے متعلقہ ابتدائی معلومات نہیں ملتیں اور قدیم مورخین اس کے ذکر سے خاموش ہیں۔ اور تاریخ کے سینے میں جو بات محفوظ ہے وہ یہ ہے کہ (۱۴۱۹ء) میں کولمبس اور اس کے ساتھیوں نے وسطی امریکہ کا انکشاف کیا۔ (مشہور تو یہی ہے جبکہ بعض مسلم و غیر مسلم دانشوروں نے بعض دستاویزات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ کولمبس سے صدیوں پہلے مسلمانوں نے اس سرزمین پر قدم رکھا ہے۔ اس موضوع پر تقریباً نصف صدی سے ایک بحث چلی آرہی ہے۔ [ماہنامہ الفلاح۔ بھیکم پور' انڈیا شمارہ بابت ماہ مئی ۱۹۹۲ء]) تو انہوں نے وہاں ریڈ انڈین لوگوں کو دیکھا کہ وہ تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ تو تمباکو کے لفافے سے بنا کر انہیں ایک طرف سے آگ لگاتے اور دوسری طرف سے کش لگاتے تھے۔ گویا کہ یہی صورت بعد میں ترقی کر کے سگریٹ کی شکل اختیار کر گئی اور ان میں سے بعض لوگ تمباکو کے پتے آگ کی انگیٹھی میں کوئلوں پر رکھتے اور ان سے اٹھنے والے دھوئیں کو ناک سے سونگھتے۔ گویا اسے تھوڑی سی ترمیم و ترقی کے بعد حقے اور چلم کی شکل دے دی گئی اور اسے ناک سے سونگھنے کی بجائے منہ سے کش لگائے جانے لگے۔ جبکہ کئی منشیات آج بھی ناک سے ہی سونگھی جاتی ہیں۔

کولمبس اور اس کے ساتھی جب پرتگال واپس لوٹے تو اپنے ساتھ تمباکو کا پودا بھی لے آئے اور اپنے ملک میں اسکی کاشت شروع کر دی اور لوگ اس کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پرتگال میں فرانسیسی سفیر میسو نیکوٹ نے اس پودے میں خصوصی دلچسپی لی اور اسکا بیج فرانس لے گیا اور وہاں یہ تمباکو کا پودہ اس سفیر کے نام سے ہی معروف ہوا۔ اور پھر اس پودے کی کاشت میکسیکو میں بھی ہونے لگی اور اس کے بعد یہ ہسپانیہ میں بھی بویا جانے لگا اور برطانیہ میں سب سے پہلے جس شخص نے تمباکو کاشت کیا وہ سر ولٹر ویلی تھا۔ اس نے اس کی کاشت (۱۵۸۴ء) میں کی۔ پھر اسکی کاشت دوسرے یورپی ممالک میں بھی ہونے لگی اور ترکی کے راستے یہ شجرہ خبیثہ مشرق وسطی کے ممالک میں بھی داخل ہو گیا اور مشرقی ممالک میں سب سے پہلے اسکی کاشت (۱۹۰۱ء) میں مصر میں ہوئی اس طرح عربی ممالک

میں سب سے پہلے یہ "شرف" مصر کو حاصل ہوا۔ پھر سعودیہ کو اور اس کے بعد بہت جلدی دوسرے عربی ممالک میں بھی پھیل گیا۔

میکسیکو اور امریکہ میں ۲۵۰۰ (دو ہزار پانچ سو) سال پہلے تمباکو کا وجود ظاہر ہوا۔ جبکہ یورپ میں یہ پندرھویں صدی عیسوی میں آیا اور وہاں سے ترکی کے راستے یہ اسلامی ممالک میں داخل ہوا۔ (بحوالہ من اضرار المسکرات والمحذرات، عبداللہ بن جار اللہ۔ طبع جامعۃ الامام ریاض ۱۹۸۹ء) اور مجلہ الدعوۃ کی تحقیق میں آغاز ۲۵۱۰ سال) ہے۔ (الدعوۃ الریاض شمارہ ۹۸۲ بابت ۱۱ مارچ ۱۹۸۵ء)

لفظ تمباکو و سگریٹ: تمباکو کے اس پودے کے مختلف علاقوں میں مختلف نام تھے۔ کسی علاقے میں اسے اس شخص کا نام دیا جاتا تھا۔ جو سب سے پہلے اسے اپنے ساتھ کسی دوسرے علاقے سے لاتا اور کہیں اسے اس علاقے کا ہی نام دے دیا جاتا تھا جہاں اس کی کاشت ہوتی تھی۔ مثلاً فرانسیسیوں نے پرتگال میں اپنے سفیر میسو نیکوٹ کے نام پر اس پودے کا نام نیکوٹین رکھا۔ کیونکہ وہی اسے پرتگال سے لایا تھا۔ کینیڈا، وسطی امریکہ اور جزائر ٹوبیکو میں یہ ٹوبیکو کہلایا اور ہسپانیہ والے اسے ٹوبیکس کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوپاک میں اسے تھوڑی سی تراش خراش کے بعد تمباکو کہا جانے لگا اور میکسیکو کے تابع جزائر تباگوا میں اس کی کاشت ہوئی تو وہاں بھی اسے تمباکو اور تبغ کہا گیا اور ترکی میں دھوئیں کو "توتوں" کہا جاتا ہے لہٰذا انہوں نے تمباکو کا نام بھی تتن ہی رکھ دیا اور عربی میں تقریباً سبھی ناموں کو معرب کر کے اسے تتن بھی کہا جاتا ہے ایسے ہی تنباک اور تبغ بھی۔ اور کچھ ایسا ہی معاملہ لفظ سگریٹ کا بھی ہے کہ اصلاً یہ کسی کے نام پر پہلے پہل سگاروز کہلایا اور پھر کثرت استعمال کے نتیجہ میں اس کے آخری دو حرف ساقط کر کے اسے سگار کہا جانے لگا جو کہ اب بھی ایک شکل میں موجود ہے اور عربی میں اس کے معرب لفظ سیجارہ، سیگارہ، جگارہ اور زگارہ مستعمل ہیں۔ البتہ اردو انگلش میں سگار تمباکو ہی سے بنا ہوتا ہے اور جسامت میں بڑا ہوتا ہے جبکہ اسکی چھوٹی جسامت سگریٹ کہلاتی ہے۔

بیڑی و نسوار بھی تمباکو نوشی و تمباکو خوری کی شکلیں ہیں اور جب اسے پان میں ڈال کر کھایا جائے تو بھی بات وہی ہے بس طریقہ بدل جاتا ہے۔ (تقاعن التدخین فی ضوء العلم الحدیث ۱۵-۱۷ بتصرف و اضافہ)

اس تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کا آغاز و ابتداء چونکہ طلوع آفتاب اسلام سے ایک ہزار سال بعد ہوا۔ لہٰذا اس کی حلت و حرمت اور اباحت و قباحت کے بارے میں ظاہر ہے کہ قرآن و سنت میں صراحت نہیں لیکن اسلام چونکہ وہ دین ہے جو بعثت مصطفیٰ ﷺ سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کیلئے ہے۔ لہٰذا اس کرۂ ارضی پر وجود میں آنے والی ہر چیز کے حلال و حرام اور مکروہ و مباح ہونے کے بنیادی اصول اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں۔ جن کی کسوٹی پر پرکھ کر کسی بھی چیز کے بارے میں شرعی حکم معلوم کیا جا سکتا ہے دوسری کئی چیزوں کی طرح ہی تمباکو کا معاملہ بھی ہے اور فقہائے دین اسلام نے اس کا شرعی حکم بھی واضح فرمایا ہے۔

تمباکو نوشی: غیر مسلم حکومتوں، اداروں اور صحافت کی نظر میں:

اس کی شرعی حیثیت کا تعین تو ایک طرف رہا۔ تمباکو کے مضرات و نقصانات کے پیش نظر اس کے استعمال کے آغاز میں ہی انسداد تمباکو نوشی و تمباکو خوری کی مہم سرکاری و عوامی ہر سطح پر شروع ہو گئی تھی۔

چنانچہ (۱۶۲۸ء) میں عیسائیوں کے مرکزی راہنما بابا ارخین سوم نے ہر اس شخص کا چرچ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا جو تمباکو کا کسی بھی طریقہ سے استعمال کرتا ہو اور (۱۶۵۰ء) میں رشیا ماسکو کے حاکم فیڈرو فیتس نے تمباکو نوشی کرنیوالوں کیلئے سخت سزائیں مقرر کیں جو عام مار پیٹ کے علاوہ بعض حالات میں پھانسی دینے تک تھیں۔ اور (۱۹۵۲ء) میں انگلستان حکومت نے پارلیمنٹ کے ارکان کی تصدیق کے ساتھ ایک قانون وضع کیا جس کی رو سے تمباکو کی کاشت کو ممنوع قرار دیا گیا اور یہ قانون بڑی مدت تک نافذ العمل رہا۔ پھر (۱۹۰۳ء) میں شاہ انگلستان جیمز اول نے ایک مقالہ لکھا جس میں تمباکو کا استعمال کرنے والوں کو تنقید و استہزاء کا نشانہ بنایا جس کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ تمباکو نوشی ایک

ایسی عادت ہے جسے ہر سلیم العقل انسان کی آنکھ ناپسند کرتی ہے اور ناک کراہت کا اظہار کر رہی ہے اور یہ تمباکو دماغ اور پھیپھڑوں کیلئے سخت نقصان دہ ہے اور پھر اپنے ملک میں تمباکو نوشی کو سختی کے ساتھ روک دینے کے آرڈر جاری کر دیئے اور ان کے خلاف سخت ایکشن لینے کا حکم دے دیا اور اس کے باوجود باز نہ آنے والے لوگوں کے بارے میں یہ حکم جاری کر دیا کہ انہیں ملک بدر کر کے امریکہ کے ریڈ انڈین لوگوں میں چھوڑا جائے۔

اسی طرح جاپان اور دوسرے یورپی ممالک نے بھی اس وباء کی روک تھام کیلئے بطور سزا بڑے بڑے جرمانے اور ٹیکس عائد کئے۔ جبکہ مشرقی ممالک خصوصاً مشرق وسطیٰ کے حکام نے تمباکو نوشی کرنے والوں کو جرمانوں اور ٹیکسوں کی سزائیں دیں بلکہ بعض حالات میں ان کے ہونٹ اور کان کاٹ دیئے جاتے اور کبھی قتل بھی کر دیا جاتا تھا۔

ترکی میں سلطان مراد چہارم نے شراب کے بارے میں قرآن و سنت کی نصوص اور شریعت اسلامیہ کے احکام کے پیش نظر تمباکو کا استعمال بھی حرام قرار دیا اور تمباکو نوشی پر سزائیں دیں۔

شاہ ایران عباس اول نے بھی تمباکو نوشی پر سزائے قتل نافذ کی (التدخین فی ضوء العلم الحدیث ۱۵-۱۶) مگر

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

موجودہ دور میں انسداد تمباکو نوشی کی کوششیں:

یہ تو پرانی باتیں ہیں ابھی اس موجودہ دور میں بھی انسداد تمباکو نوشی کے خلاف بھرپور کوششیں جاری ہیں۔ مختلف ممالک میں عالمی پیمانے پر کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ فلاحی و رفاعی انجمنیں اپنے طور پر مہم چلائے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ کینسر کے خلاف سرگرم عمل امریکی ایسوسی ایشن نے اپنا ایک پانچ سالہ منصوبہ بنایا۔ جس میں طے کیا کہ وہ تمباکو کی کاشت کرنے والوں کو دی جانے والی سرکاری سہولتوں کو ختم کرائے گی اور سگریٹ فروشی کے دائرے کو تنگ کرے گی اور اس ایسوسی ایشن کے نمائندے نے کہا کہ ہمارا یہ منصوبہ صرف امریکہ میں ہر سال ستر ہزار (۷۰٬۰۰۰) انسانوں کی جانیں بچانے کا ضامن ہے جبکہ

امریکی لوگوں اور خصوصاً نوجوانوں میں سے پچاس ملین افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں۔

اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی کمائی کا واحد ذریعہ مختلف اشیاء کی ترویج پر ابھارنے والے اشتہارات اور ایڈورٹائزمنٹ ہے مگر تمباکو نوشی کی وباء کے عام ہو جانے اور اس کے نقصانات و خطرات کا گہرا احساس ہونے کی وجہ سے ان اداروں نے تمباکو نوشی کے خلاف ہر قسم کے اشتہارات مفت نشر کرنے کی پیش کش کی ہے۔

چنانچہ امریکی کانگرس کے سینیٹر فرانک موسیٰ کا بیان اخبارات نے شائع کیا ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ ریڈرز ڈائجسٹ، نیوز ویک، ویزنیس ویک، واشنگٹن پوسٹ اور کئی دوسرے جرائد و مجلات نے انہیں مراسلات بھیج کر یہ آفر کی ہے کہ جو شخص یا ادارہ تمباکو کے خلاف کچھ نشر کروانا چاہے ہم بلامعاوضہ نشر کریں گے۔ جبکہ جنوری ۱۹۷۰ء سے نیویارک ٹائمز نے سگریٹ کی ترویج پر ابھارنے والا کوئی بھی اعلان نشر نہ کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے جب تک کہ اس میں یہ صراحت موجود نہ ہو کہ تمباکو نوشی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اس میں ایک خطرناک مادہ ٹار اور دوسرا نیکوٹین پایا جاتا ہے اور سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں کینسر ہو جانے کا احتمال ہے اور برطانوی ریڈیو نے سگریٹوں کے بارے میں تجارتی اعلانات کو نشر کرنے سے جولائی ۱۹۸۹ء سے مکمل انکار کیا ہوا ہے۔ اگرچہ اس انکار سے انہیں چار لاکھ اسٹرلنگ پونڈ سالانہ خسارہ ہو رہا ہے مگر تمباکو نوشی کے خطرات اور سرطان یا کینسر کی روک تھام کیلئے انہوں نے یہ خسارہ گوارہ کر لیا ہے۔ (التدخین فی ضوء العلم الحدیث ۲۱-۲۲)

یہ تو غیر مسلم حکومتوں، بعض مسلم حکام، غیر مسلم اداروں، انجمنوں اور صحافت کی طرف سے انسداد تمباکو نوشی کی مہم کا مختصر تذکرہ ہے جبکہ دیگر بے شمار غیر مسلم مفکرین کے اقوال سے بخوف طوالت ہم صرف نظر کر رہے ہیں جنہیں شیخ علی بن قاسم الفیفی قاضی مکہ مکرمہ نے اپنی کتاب الحوار المبین عن اضرار التدخین والتخزین صفحہ ۱۰۱ - ۱۰۵ میں ذکر کر دیا ہے۔

شریعت اسلامیہ کی نظر میں:

اب آیئے دیکھیں کہ تمباکو کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا نقطہ نظر کیا ہے؟ اس سلسلہ میں ایک بنیادی بات تو ذکر کی جا چکی ہے کہ تمباکو چونکہ ۱۰۱۲ھ کے بعد کی پیداوار ہے لہٰذا اس کا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن و سنت میں تو نہیں۔ البتہ ایسے اصول و قواعد ان میں موجود ہیں جن کی رو سے قیامت تک وجود میں آنے والی ہر چیز کے حلال و حرام اور مباح یا مکروہ ہونے کا پتہ کیا جا سکتا ہے اور تمباکو کے عہد سلف میں نہ ہونے کی وجہ سے اسکا حکم واضح کرنے کا معاملہ متاخرین علماء کی بحث و تحقیق پر مبنی ہے۔ لہٰذا ان میں سے بعض نے تو اسے مباح و حلال قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض دیگر علماء نے اسے حرام کہا ہے اور جنہوں نے اسے حرام کہا ہے۔ ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ یہ نشہ آور ہے لہٰذا اس کا استعمال کرنے پر حد جاری کی جائے اور بعض نے کہا کہ یہ سخت نقصان دہ چیز ہے لہٰذا حرام ہے مگر مسکر یا نشہ آور نہیں۔ لہٰذا اس کا استعمال کرنے والے پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اسے تعذیراً سزا دی جائے گی اور برصغیر پاک و ہند کے بعض علماء نے ان دونوں کی درمیانی راہ اختیار کی ہے اور کہا ہے کہ تمباکو نوشی نہ حلال ہے نہ حرام بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر ہے کہ مکروہ چیز حلال تو ہوتی نہیں مگر اس پر حد بھی جاری نہیں کی جاتی اور نہ تعزیر ہوتی ہے اور ان تینوں آراء میں سے شرعاً اور عقلاً کون سی رائے صحیح تر ہے۔ اس کی تعین کیلئے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس اختلاف کا اصل سبب معلوم کیا جائے تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جن لوگوں کے نزدیک تمباکو نہ نشہ آور ہے نہ نقصان دہ وہ تو اسے حلال سمجھتے ہیں اور جن کے نزدیک یہ نشہ آور اور نقصان دہ ہے وہ اسے حرام قرار دیتے ہیں اور بعض نے حرمت کے دلائل واضح نہ سمجھتے ہوئے اسے مکروہ کہا ہے۔

حلال و مباح کہنے والوں کے دلائل اور انکا جائزہ:

چند اہل علم اسے مباح و حلال قرار دیتے ہیں۔

۱)..... ان میں سے کتاب الفروق للقرافی کے حاشیہ تہذیب الفروق میں شیخ عبدالغنی نابلسی لکھتے ہیں کہ:

"جس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سکوت فرمایا ہے وہ چیز معاف و

مباح ہے اور اس کی دلیل کے طور پر ترمذی و ابن ماجہ کی وہ حدیث ذکر کی ہے جس میں ہے:

الحلال ما احل الله فی کتابه العزیز و الحرام ما حرم الله فی کتابه الکریم۔ و ما سکت عنه من غیر نسیان رحمة بکم فهو مما عفا الله عنه (تهذیب الفروق ۲۱۷/۱ بحوالہ موقف الاسلام... ۱۷۱-۱۷۲ صحیح سنن الترمذی حدیث ۱۴۱۰) سنن ابن ماجہ حدیث (۳۳۶۷) صحیح الجامع للالبانی حدیث (۳۱۹۵)

"حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں حلال کہا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں حرام کہا ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں اس نے خاموشی اختیار فرمائی ہے اور وہ بھی بھول سے نہیں بلکہ تم پر رحم و کرم کرتے ہوئے فرمائی ہے۔ لہٰذا وہ چیز معاف یعنی مباح ہے۔" (نوٹ: کتاب "تهذیب الفروق والقواعد السنیه فی الاسرار الفقهیه" معروف تو یہ ہے کہ یہ کتاب الشیخ عبدالغنی النابلسی کی ہے۔ جبکہ یہ نسبت محل نظر ہے کیونکہ دراصل یہ کتاب شیخ محمد علی ابن حسین المکی المالکی کی ہے۔ فانتبہ) اور علامہ مناوی نے **ماسکت عنه** کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں کوئی نص واضح و خفی موجود نہ ہو وہ چیز مباح ہے اور جب تک اس کے بارے میں ممانعت وارد نہ ہو اس کا استعمال حلال ہے۔

۲)۔... آگے شیخ نابلسی لکھتے ہیں کہ شیخ علی اجھوری نے "**غایة البیان لحل مالا یغیب العقل من الدخان**" نامی رسالہ لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمباکو نوشی شروع کرنیوالے کو جو فتور جسمانی پہنچتا ہے وہ اتنا بھی نہیں ہوتا کہ عقل ہی زائل ہو جائے اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس سے عقل زائل ہو جاتی ہے تب بھی یہ قطعی ثابت ہے کہ نشہ آور نہیں ہے۔ لہٰذا جس کی عقل زائل نہ ہو اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہوا۔

۳)۔... ایسے ہی شیخ محی الدین احمد الکردی الجزری بھی تمباکو نوشی کو حلال قرار دیتے ہیں

انہوں نے اپنے ایک قول میں دلیل یہ دی ہے کہ منافع میں اصل اباحت ہے اور پھر منافع کی اباحت کو ثابت کرنے کیلئے تین آیات ذکر کی ہیں جن میں سب سے پہلی آیت سورۃ البقرہ کی ہے جس میں مذکور ہے **خلق لکم ما فی الارض جمیعاً** (سورۃ البقرہ -۲۹) زمین میں جو کچھ ہے اللہ نے وہ تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ یہاں **لکم** کی لام نفع کیلئے ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نفع بخش چیز سے نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہے اور یہی مطلوب ہے۔

دوسری آیت سورۃ اعراف کی ہے جس میں ہے:

قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده (سورۃ الاعراف - ۳۲) (اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے نکالا تھا۔ اور زینت انتفاع پر دلالت کرتی ہے۔ اور تیسری آیت سورۃ المائدہ کی ہے جس میں ہے:

"**الیوم احل لکم الطیبات**" (سورۃ المائدہ ۵) آج تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ طیبات سے مراد پاکیزہ چیزیں ہیں اور اس ارشاد کے الفاظ اس بات کے متقاضی ہیں کہ تمام منافع حلال ہیں اور تمباکو نوشی کے بارے میں ہی شیخ کردی اپنے دوسرے قول میں کہتے ہیں کہ نقصان دہ اشیاء میں اصل حرمت و ممانعت ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے:

"**لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام**" (صحیح الجامع الصغیر) کہ اسلام میں نہ ضرر پہنچانا روا ہے نہ ضرر سہنا۔ اور پھر اہل فقہ کا ضابطہ ہے کہ کسی چیز کا استعمال تین وجوہات کی بناء پر حرام ہوتا ہے ایک تو اس کے نشہ آور ہونے کی وجہ سے جیسے بنج و بھنگ یا حشیش و چرس ہے دوسرے اس کے جسم کے لئے نقصان دہ ہونے کی وجہ سے جیسے مٹی و تریاق ہے اور تیسرے اس کے گندہ ہونے کی وجہ سے جیسے رینٹھ اور تھوک۔

اگرچہ یہ چیزیں طاہر ہیں بالجملہ یہ کہ اگر ثابت ہو جائے کہ تمباکو میں نفع نہیں محض نقصان ہی نقصان ہے۔ تو پھر اس کی حرمت کا فتویٰ دینا جائز ہے اور اگر اس کے مضرات

ثابت نہیں ہوتے تو پھر اصل اس کا حلال ہونا ہی ہے۔ جبکہ حلت کے فتویٰ میں مسلمانوں سے حرج کو دفع کرنا بھی ہے کیونکہ ان کی اکثریت اس میں مبتلا ہوگی ایسے میں اس کی حلت کا فتویٰ اس کی حرمت کے فتویٰ سے آسان ہے اور نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو ہی اختیار فرمایا۔ اور تھوڑا ہی آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اسے حرام قرار دینا ایک مشکل امر ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ہاں اگر یہ بعض طبائع کیلئے نقصان دہ ہو تو ان کے لئے یہ حرام ہے اور بعض کیلئے نفع بخش ہو اور وہ اسے بطور علاج استعمال کریں تو پھر مرغوب ہے اور اگر کوئی اسے نئی چیز یا بدعت قرار دے تو یہ کوئی بات نہیں کیونکہ یہ کھانے پینے میں بدعت ہے نہ کہ امور دین میں۔ (تہذیب الفروق ۲۲۰/۱ بحوالہ موفق الاسلام ۱۷۰-۱۷۲)

مختصر جائزہ: امانت علمی کے پیش نظر ہم نے تمباکو نوشی کے حلال و مباح کہنے والوں کے دلائل ذکر کر دیئے ہیں۔ جن کا دائرہ تین نکات پر مرکوز ہے۔

پہلا: یہ کہ جس چیز کے بارے میں قرآن میں خاموشی اختیار کی گئی ہو اور دوسری بھی کوئی ممانعت نہ آئی ہو وہ حلال و مباح ہے۔

دوسرا: یہ کہ تمباکو چونکہ عقل کو زائل نہیں کرتا یا کم از کم نشہ آور نہیں لہٰذا مباح ہے۔

تیسرا: یہ کہ منافع میں اصل اباحت ہے۔

ان تینوں نکات یا دلائل کا تفصیلی جائزہ تو آگے آ ہی جائے گا لیکن سر دست یہاں صرف اتنا عرض کر دیں کہ قرآن کریم تو واقعی تمباکو کے بارے میں خاموش ہے حتیٰ کہ سنت رسول ﷺ آثار صحابہ و تابعین اور اقوال آئمہ مجتہدین میں بھی اس کے خلاف کوئی صراحت نہیں اور ہوتی بھی کیسے جبکہ یہ دسویں صدی ہجری کے بعد کی پیداوار ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ شرعی قواعد بھی اس کے بارے میں بالکلیہ خاموش ہیں بلکہ ان میں دیگر کثیر اشیاء کی طرح تمباکو کے حکم کو حاصل کرنے کا پیمانہ بھی مذکور ہے اور اسکے حلال و مباح نہ ہونے کے ایک دو نہیں بلکہ کئی دلائل موجود ہیں۔ اور یہ تمباکو مانا کہ عادی لوگوں کی عقل کو زائل نہیں کرتا۔ مگر غیر عادی پر اس کا اثر آزما کر کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ عقل کو

زائل کرتا ہے یا نہیں۔ ذرا کسی غیر عادی شخص کو ایک سگریٹ پلا کر یا بیڑی دے کر یا تمباکو والا پان کھلا کر یا نسوار رکھوا کر تو دیکھیں نتیجہ سامنے آجائے گا کہ کتنی دیر ہوش ٹھکانے نہیں رہتی۔ زوال عقل اور کیا ہوتا ہے؟

اور بلاشبہ یہ نشہ آور نہ ہی ہوگا مگر اس کا مخدر و مفتر ہونا تو یقینی ہی ہے کہ یہ جسم میں فتور پیدا کرتا ہے اور اگر اس کا اندازہ کرنا ہو تو کسی عادی شخص کو سگریٹ' بیڑی' پان یا نسوار سے صرف چوبیس گھنٹے کے لئے روک دو اور پھر اسے مہیا کر کے اس کی جسمانی کیفیت چیک کر لو یہ کیا کیا فتور بپا کرتا ہے۔ وہ واضح ہو جائیں گے اور ابو داؤد و مسند احمد میں مذکور حدیث کی رو سے ہر مفتر بھی ممنوع ہے۔

قاعدہ:

اور تیسرا نقطہ جو ہے کہ منافع میں اصل اباحت ہے۔ اگر اس قاعدہ کو مطلقاً ہی مان لیا جائے تو پھر تمباکو تو کیا بہت سی دیگر اشیاء بھی حلال و مباح ہو جائیں گی۔ جن کے حرام ہونے پر اکثر آئمہ و فقہاء کا اتفاق ہے اور پھر تمباکو میں منافع ہیں کون سے؟ ان کی نشاندھی کیوں نہیں کی گئی اور اگر اس کے معمولی تجارتی و مالی منافع مراد ہوں تو وہ کیا شراب میں نہیں ہیں اس کا کاروبار تو اور بھی بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ اس کے باوجود حرام ہے اور یہ دلیل دینے والے شیخ کردی موصوف اپنے دوسرے قول میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس کے مضرات ثابت نہ ہوں تو پھر یہ حلال ہے اور ہم ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ ثابت کریں گے کہ یہ انتہائی مضر ہے لہٰذا حلال و مباح نہ ہوا اور پھر اس کا بعض طبائع کیلئے مضر اور بعض کیلئے مفید و علاج ہونے والے قول کا وزن بھی ختم ہوگیا اور یہ مرغوب نہ رہا۔ الغرض تمباکو کو حلال قرار دینے والوں کی کسی بھی دلیل میں کوئی جان نہیں۔

حرام کہنے والوں کے دلائل اور وجوہ تحریم:

کثیر علماء نے اس کے نقصانات و مضرات اور بعض دیگر قواعد شرعیہ و اصولیہ کے پیش نظر اسے حرام قرار دیا ہے اور حرام قرار دینے والوں میں ہر مکتب فکر کے علماء شامل

ہیں۔ حنفی و شافعی بھی، حنبلی و مالکی بھی اور اہلحدیث بھی۔ اور تمباکو کو حرام قرار دینے والے علماء کا استدلال متعدد وجوہ سے ہے۔ جن میں سے پانچ وجوہ معروف ہیں۔

قواعد شرعیہ کی رو سے بھی ہر وہ چیز جو ضرر رساں ہو اس کا کھانا اور پینا ناجائز ہے یہی وجہ ہے کہ زہر اور دوسرے مہلک و مضر مواد حرام کیے گئے ہیں اور علماء اسلام کا کہنا ہے کہ کوئی انسان اور بالخصوص مسلمان اپنی جان کا مالک نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کرتا پھرے۔ بلکہ اسکی صحت و مال اور اللہ تعالٰی کی دیگر نعمتیں اس کے پاس اللہ کی امانت ہیں جن میں بے اعتدالی کا وہ مجاز نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی جان اور صحت کا مالک ہوتا تو پھر خودکشی گناہ نہ ہوتی حالانکہ اللہ تعالٰی نے سورۃ النساء میں فرمایا:

"و لا تقتلوا انفسکم" (النساء ۲۹) تم اپنے آپ کو قتل مت کرو یعنی خودکشی کا راستہ مت اختیار کرو۔ اور سورۃ البقرہ میں ارشاد الٰہی ہے۔

لا تلقوا بایدکم الی التھلکۃ (سورۃ البقرہ ۲۵) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا:

لا ضرر و لا ضرار (صحیح الجامع الصغیر ۷۵۱۷ ابن ماجہ (۲۳۴۰-۲۳۴۱) والصحیحہ للالبانی (۲۵) ونصب الرایہ ۴/ ۳۸۴)

نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ اور نہ خود ضرر سہو۔

ماہرین طب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمباکو نوشی و تمباکو خوری صحت کیلئے نقصان دہ ہے لہٰذا فقہاء مذاہب نے ان نقصانات اور بعض نصوص اور کچھ اسباب کی بناء پر تمباکو کو حرام قرار دیا ہے جنہیں ہم نے وجوہ کہا ہے وہ پانچ ہیں۔

اول: ان میں سب سے پہلی بات تو یہ کہ تمباکو مضر صحت ہے اور جو چیز ایسی ہو وہ ایک تو نصوص قرآنیہ اور ارشادات نبویہ کی رو سے حرام ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے ایسے ہی ایک صحیح حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

من قتل نفسہ بشیء عذب بہ یوم القیامۃ (صحیح ترمذی

حدیث ۴۴؍۱۱۱۱' صحیح سنن نسائی حدیث ۳۵۴۱)

جو شخص اپنے آپکو کسی چیز سے قتل کرتا (خود کشی کرتا) ہے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائیگا۔

دوم: اور تمباکو کے حرام قرار دیئے جانے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تمباکو استعمال کرنے والا کوئی شخص جب کچھ وقت کیلئے اسکا استعمال ترک کردے اور پھر دوبارہ شروع کرے تو اپنے جسم میں فتور' چکر اور ڈھیلا پن محسوس کرتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ تمباکو مخدرات و مفسدات میں سے ہوا اور ایسی کوئی بھی چیز ابو داؤد و مسند احمد میں مذکور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث رسول ﷺ کی رو سے ممنوع ہے۔

سوم: اور تیسری وجہ حرمت یہ کہ اس کے تلخ ذائقہ اور ناپسند بو یعنی بدبو کی بناء پر اسے خبائث میں سے شمار کیا گیا ہے جو کہ نص قرآنی کی رو سے حرام ہیں۔ جیسا کہ سورۂ اعراف میں نبی اکرم ﷺ کے فرائض منصبی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کا ایک فریضہ یہ بتایا ہے:

"ویحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث"

(سورۃ الاعراف ۱۵۸)

اور آپ ان کیلئے پاکیزہ اشیاء کو حلال اور خبیث اشیاء کو حرام کرتے ہیں۔

چہارم: اور اس کی وجوہ تحریم میں سے چوتھی یہ کہ تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو اس کے دھویں کی بدبو اذیت پہنچاتی ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ فرشتوں کیلئے بھی اذیت ناک ہے۔ کیونکہ وہ بھی ہر اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جو بنی آدم کیلئے باعث اذیت ہے جبکہ کسی مسلمان کو اذیت پہنچانا قرآن و سنت ہر دو کی رو سے حرام ہے چنانچہ سورۂ احزاب میں ارشاد الٰہی ہے:

"والذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا۔ فقد احتملوا بهتاناً و اثماً مبیناً" (سورۃ الاحزاب ۵۸)

جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت پہنچاتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

ایسے ہی طبرانی اوسط کی حسن سند والی حضرت انس رضی اللہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی وہ عنقریب ہی اسے پکڑے گا۔

پنجم: تمباکو کو حرام قرار دینے کی پانچویں وجہ یہ ہے کہ اس کی خرید پر روزانہ ' ماہانہ اور سالانہ جتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ اسراف و تبذیر اور فضول خرچی شمار ہوتا ہے اور جیسا کہ مارفین و ہیروئن کے ضمن میں پہلے بھی ذکر کیا جاچکا ہے کہ فضول خرچی تو حلال و مباح اشیاء میں بھی جائز نہیں اور فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ اسراء میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

"ولا تبذر تبذیراً ان المبذرین کانوا اخوانا الشیاطین و کان الشیطان لربه کفوراً (سورۃ الاسراء ۲۶-۲۷)

فضول خرچی مت کرو۔ فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

اور جب مباح و حلال اشیاء میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کے بھائی کہا گیا ہے تو جو شخص تمباکو جیسی مضر صحت چیز کیلئے فضول خرچی کرے اس کا کیا انجام ہوگا جبکہ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"ان رجالاً یتخوضون فی مال الله بغیر حق۔ فلهم النار یوم القیامه (صحیح بخاری ۲۹۵۰)

جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں۔ (یعنی اسے ممنوع اشیاء میں صرف کرتے ہیں) قیامت کے دن وہ جہنم رسید کئے جائیں گے۔

جبکہ بخاری شریف میں ایک اور ارشاد نبوی ﷺ بھی ہے جس میں مال ضائع

کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری ۲۲۷۷، مسلم ۵۹۳)

اس سے بڑھ کر ضیاع اموال اور کیا ہو گا کہ اسے آگ کی نذر کر دیا جائے۔ اگر کوئی شخص کرنسی نوٹ کو آگ لگا دے تو ہم جھٹ سے اس پر جنون و پاگل پن کا فتویٰ داغ دیتے ہیں۔ اور جو شخص نہ صرف مال بلکہ اپنی صحت اور جان کو بھی سگریٹ اور تمباکو کی دھیمی دھیمی آنچ سے جلا کر راکھ کر رہا ہو اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔ (التدخین فی ضوء العلم الحدیث۔ ۲۳ بتصرف و اضافات مفیدہ)

مختلف مکاتب فکر کے فقہاء و علماء کی تصریحات

حنفیہ: معروف حنفی عالم و فقیہ اور شارح بخاری علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ تحریم التدخین میں فرماتے ہیں کہ تمباکو نوشی چار وجوہات کی بناء پر حرام ہے۔

پہلی وجہ: یہ کہ معتبر اطباء کی تحقیقات و اطلاع کے مطابق تمباکو مضر صحت ہے اور جو چیز ایسی ہو اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہے۔

دوسری وجہ: تمباکو ماہرین طب کے نزدیک بالاتفاق ان مخدرات و مفترات میں سے ہے جن کا استعمال شرعاً منع ہے کیونکہ ابو داؤد اور مسند احمد میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر و مفتر" (مختصر ابی داؤد للمنذری مع معالم السنن خطابی و تھذیب ابن قیم ۵/۲۶۹)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور جسم میں فتور بپا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

اور یہ تمباکو اطباء کے نزدیک بالاتفاق مفتر ہے اور تمباکو یا دیگر اشیاء کے بارے میں اطباء کی رائے متقدمین و متاخرین تمام فقہاء کے نزدیک حجت ہے۔

تیسری وجہ: یہ کہ اس کی بدبو بڑی مکروہ سی ہوتی ہے جو تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ خصوصاً صحیح بخاری و مسلم میں حضرت جابر

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من اکل ثوما او بصلاً فلیعتزلنا و لیعتزل مسجدنا و لیقعد فی بیتہ"

جس نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مسجد سے بھی دور رہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

اور یہ بات معروف و معلوم ہے کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بدبو لہسن اور پیاز کی بدبو سے کسی طرح بھی کم مکروہ نہیں ہے۔

چوتھی وجہ: یہ کہ یہ فضول خرچی ہے اور اس میں ضرر سے خالی کوئی بھی مباح نفع نہیں ہے بلکہ ماہرین کے نزدیک اس میں یقینی ضرر ہے۔ (بحوالہ فتویٰ فی حکم شرب الدخان سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم مفتی الدیار السعودیہ صفحہ ۳-۵)

شیخ ابو الحسن عمر بن احمد مصری: علماء احناف میں سے ہی ایک دوسرے عالم شیخ ابو الحسن عمر بن احمد مصری کہتے کہ صحیح شرعی آثار و نقول اور صریح عقلی دلائل و براہین تمباکو نوشی کے حرام ہونے کا اعلان کرتی ہیں۔ یہ ۱۰۰۰ھ کے قریب کی پیداوار ہے اور اس کا ظہور سب سے پہلے یہود و نصاریٰ اور آتش پرست مجوسیوں کے علاقوں میں ہوا اور وہاں سے ایک یہودی شخص جو اپنے آپ کو حکیم سمجھا کرتا تھا اسے ارض مغرب میں لایا اور لوگوں کو اس کے استعمال کی دعوت دی اور سب سے پہلے اسے روم میں ایک یہودی انکلین نامی عیسائی لایا اور اسے سوڈان میں پہنچانے والا پہلا شخص آتش پرست مجوسی تھا پھر مصر و حجاز اور دوسرے ممالک میں یہ پہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر نشہ آور سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ نشہ آور نہیں ہے تو اس سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے کہ یہ مخدر مفتر ہے اور استعمال کرنے والے شخص کے ظاہری و باطنی اعضاء میں فتور بپا کرتا ہے اور ویسے بھی نشہ سے مراد مطلق عقل کو ڈھانپنا ہے۔ چاہے اس کے ساتھ شدید طرب و مستی نہ بھی ہو اور یہ حالت بلاشبہ تمباکو کا استعمال کرنے والے کو شروع میں ضرور پیش آتی ہے اور اگر اسے نشہ آور نہ بھی تسلیم

کیا جائے تو مخدر و مفتر ہی سہی اور ایسی اشیاء بھی ابو داؤد و مسند احمد میں مذکور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ارشاد کی رو سے منع ہیں جس میں ہے:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن مسکر و مفتر"

نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

اور علماء کرام نے کہا ہے کہ مفتر وہ چیز ہے جو ہاتھوں اور پاؤں میں ڈھیلا پن اور فتور پیدا کرے۔ تمباکو کے حرام ہونے کی دلیل کے طور پر تو صرف یہی حدیث کافی ہے جبکہ یہ مضر روح و بدن اور مفسد قلب ہونے کے علاوہ قویٰ کو کمزور کرتا اور رنگ کو بدل کر زرد کر دیتا ہے اور ماہرین طب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ مضر ہے۔ بدن و مال' عزت و آبرو اور مروت ہر چیز کیلئے مضر ہے کیونکہ اس میں فاسقوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور وہ یوں کہ اسے عموماً فاسق لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور پھر اسے استعمال کرنے والے شخص کے منہ سے آنے والی بدبو بڑی خبیث و ناگوار ہوتی ہے۔ (بحوالہ فتویٰ فی حکم شرب الدخان صفحہ ۵-۶)

اور انہی شیخ ابو الحسن عمر بن احمد مصری نے تمباکو کے بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو ایک خبیث چیز ہے اور مصر و حجاز' روم اور یمن کے کثیر معتبر علماء کے نزدیک اس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اور اسکی حرمت کے قول سے توقف کرنے والے شخص کے بارے میں موصوف نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور لکھا ہے:

"و حرمتہ لا یتوقف فیھا الا مخذول مکابر معاند قد اعمی اللہ بصیرتہ"

اور اسکی حرمت کے بارے میں صرف وہی شخص توقف کر سکتا ہے جو معاند و متکبر ہو اور جس کی بصیرت کو اللہ نے مٹا دیا ہو۔

اور پھر اس کی حرمت کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خبیث و نشہ آور ہے (یا کم از کم مفتر ہے) جسم' دل' دین اور مال کیلئے مضر ہے اور یہاں تک لکھا گیا ہے کہ

تمباکو کا استعمال کرنے والا جب اسے نہ پائے تو (اسے حاصل کرنے کیلئے خصوصاً جب پیسوں سے خرید سکنے کا موقع نہ ہو) انتہائی اخلاقی پستی پر اتر آتا ہے اور وہ اس کے فقدان کی حالت میں اور کثرت استعمال پر نشہ کی سی کیفیت میں ہوتا اور گوز مارتا پھرتا ہے اور خود اسے اس بات کا شعور و احساس بھی نہیں ہو پاتا۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**

اور ان مذکورہ دو حنفی علماء کے علاوہ روم کے شیخ محمد الخواجہ عیسی الشہاوی شیخ مکی بن فروخ، شیخ سعد البلغی المدنی اور شیخ ابو سعود مفتی استنبول (ترکی) بھی علماء احناف میں سے ہی ہیں اور انہوں نے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔ (بحوالہ الخمر و سائر المسکرات صفحہ ۱۶۱، و فتویٰ شیخ محمد ابراہیم ۹)

اور شیخ صالح حنفی نے تمباکو کی حرمت کے بارے میں ایک رسالہ "فیض الرحیم الرحمٰن فی تحریم الدخان" لکھا ہے۔ (الحوار المبین عن اضرار التدخین و التحذین للفیفی۔ ۵۰)

علماء و فقہاء شافعیہ کی تحریمی تصریحات

علمائے احناف کی طرح ہی شافعی عملاء میں بھی کثیر اہل علم اسے حرام قرار دیتے ہیں چنانچہ فقہائے شافعیہ میں سے شیخ عبدالرحیم الغذی معروف عالم جو کہ شیخ النجم الغذی الشافعی کے نام سے مشہور ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:

تمباکو جو کہ ۱۰۱۵ھ کی پیداوار ہے اور (ان کے نزدیک) اس کا ظہور دمشق میں ہوا تھا۔ اسے استعمال کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ نشہ آور نہیں۔ اگر ان کی یہ بات مان بھی لی جائے تو اس سے انکار ممکن نہیں کہ یہ مفتر ہے۔ اس بناء پر حرام ہے کیونکہ ابو داؤد و مسند احمد میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

"نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ:

"اس کا ایک دو مرتبہ استعمال تو کبیرہ گناہ نہیں البتہ اگر اس کے مسلسل استعمال پر

اصرار کیا جائے تو پھر یہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔

صغیرہ گناہ کے کبیرہ بن جانے کی پانچ وجوہات:

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ کسی بھی صغیرہ گناہ کو پانچ وجوہات میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے کبیرہ گناہ شمار کیا جاتا ہے ان میں سے

۱)..... پہلی یہ کہ اس فعل پر اصرار کیا جائے۔

۲)..... دوسری یہ کہ اس فعل کے ارتکاب کو معمولی سمجھا جائے۔

۳)..... تیسری یہ کہ اس کے ارتکاب پر فرحت و سرور کا اظہار کیا جائے۔

۴)..... چوتھی یہ کہ اس فعل کو لوگوں کے مابین اظہار فخر کا ذریعہ بنایا جائے۔

۵)..... اور پانچویں یہ کہ اس فعل کا صدور و ارتکاب کسی عالم دین یا ایسے شخص سے ہو جس کی دوسرے اقتداء کرتے ہوں۔ (بحوالہ فتاویٰ شیخ محمد بن ابراہیم)

الشیخ محمد بن ابراہیم نے کسی بھی صغیرہ گناہ کے کبیرہ ہو جانے کیلئے ان پانچ امور میں سے کسی ایک کا پایا جانا کافی قرار دیا ہے۔ جبکہ تمباکو نوشی میں تو کوئی ایک نہیں بلکہ بعض لوگوں میں بیک وقت پانچوں اور کچھ لوگوں میں چار اسباب یکجا ہوتے ہیں۔ اصرار بھی ہوتا ہے مسلسل استعمال کیا جاتا ہے اسے عموماً معمولی بھی سمجھا جاتا ہے اس کا استعمال خوشی خوشی بھی کیا جاتا ہے۔ فخر و مباہات کے لئے اس کی مختلف اقسام اور متعدد طریقوں سے اس کے استعمال کا نظارہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ چار امور تو عام لوگوں میں یکجا ہوتے ہیں اور جو لوگ اہل علم یا مقتدیٰ قسم کے ہیں ان میں پانچوں ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

شیخ محمد بن علان صدیقی:

علماء شافعیہ میں سے ہی ایک شیخ محمد بن علان صدیقی بھی ہیں جو کہ علماء حرمین شریفین میں سے الشیخ المحقق عبدالملک العصاص کے شاگرد اور امام نووی رحمتہ اللہ علیہ کی معروف عالم کتاب ریاض الصالحین کی شرح دلیل الصالحین کے مولف ہیں جو کہ ۲۰ صفر ۹۹۴ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۲۱ ذوالحج ۱۰۵۸ھ میں وفات پائی اور مکہ ہی کے قبرستان "جنة المعلاة" میں دفن کئے گئے "رحمة الله رحمة واسعة" اور ان کی تاریخ

پیدائش و وفات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے شباب کے زمانہ میں یہ تمباکو ظہور پذیر ہوا اور موصوف نے اس کا بڑا بروقت نوٹس لیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے تمباکو کی حرمت کے بارے میں دو رسالے لکھے۔ جن میں سے ایک کا نام "**تحفة ذوی الادراك فی منع من التنباك**" ہے جبکہ دوسرا رسالہ "**اعلام الاخوان بتحریم تناول الدخان**" ہے۔ (دلیل الفالحین صفحہ و، ز طبع بیروت) اس میں موصوف لکھتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عقل کو تمام مخدرات و مفترات سے محفوظ رکھنا واجب ہے اور تمباکو نوشی و تمباکو خوری کرنے والا ہر شخص اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ شروع میں تمباکو کا استعمال کرنے پر وہ سر کو چکرا دیتا ہے۔ لہٰذا اس کے حرام ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کیونکہ ہر وہ چیز جو کسی بھی طرح عقل کو متغیر کر دے یا اس کا استعمال عقل پر منفی اثر مرتب کرے حرام ہے اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ "**کل مسکر حرام**" ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اس میں نشہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ مطلق عقل کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اگرچہ اس میں شدید طرب و مستی نہ ہو اور بلاشبہ یہ بات ہر نئے استعمال کرنے والے کو محسوس ہوتی ہے اور یہ بات کہ جب کوئی شخص اس کے استعمال کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس کیفیت سے دوچار نہیں ہوتا یہ اس کے حرام ہونے کے ثبوت کو مضر نہیں ہے۔ کیونکہ عادی تو اگر کوئی شراب کا ہو جائے اس میں وہ بھی کوئی خاص تغیر واقع نہیں کرتی۔ مگر اس کے باوجود شراب حرمت کے حکم سے خارج نہیں ہو پاتی کیونکہ عقل میں تغیر واقع کرنا دراصل اس کا خاصہ ہے اور یہی معاملہ تمباکو کا بھی ہے۔

(بحوالہ موقف الاسلام ص ۱۷۴-۱۷۵، نقلہ من الدلائل الواضحات ص ۱۷ وقد اشار الی مولفات و قول ابن علان کل من المشائخ۔ محمد بن ابراہیم فی فتواہ ص ۹ و احمد بن حجر آل بوطامی فی کتابہ الخمر ۶۰)

اور ان دو شافعی علماء و فقہاء کے علاوہ شافعی علماء یمن میں سے شیخ ابراہیم بن جمعان، ان کے شاگرد شیخ ابو بکر الاھدل، ایسے ہی شیخ قلیوبی، شیخ بجیرمی اور دوسرے کثیر علماء شافعیہ نے بھی تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کو حرام قرار دیا ہے۔ (الخمر۔ ایضاً ص ۶۰۔ والفتویٰ ص ۹)